روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 11 ستمبر 2014ء 15 ذیقعد 1435 ہجری 11 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 207

میری غذا

جلد آ مرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے
کہتے ہیں جوش الفت یکساں نہیں ہے رہتا
دل پر مرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے
ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سیالکوٹ کے ایام قیام میں بھی آپ کی زندگی تائید اور حمایت دین ہی کے لئے تھی اور اپنی فرصت کے وقت کو اسی کام میں لگاتے تھے۔ لیکن وہاں سے واپس آجانے کے بعد تو آپ کا کام بجز اس کے اور کچھ نہ رہ گیا تھا کہ تزکیہ نفس کے اعلیٰ مدارج کے لئے مسنون مجاہدات کریں اور جو وقت بچ جاوے اسے تائید (دین و دعوت الی اللہ) میں صرف کریں۔ لالہ ملاوامل اور شرم پت رائے صاحب سے مذہبی گفتگوئیں ہوتی تھیں اور پھر یہ سلسلہ اتنا لمبا ہوا کہ سوامی دیانند صاحب اور باوا نرائن سنگھ صاحب اور منشی گوروپال صاحب وغیرہ سے قلمی جنگ شروع ہوگئی۔ اس مذہبی جنگ (مناظرات) میں آپ کی غرض و غایت محض خدا کی رضا اور اعلائے کلمۃ الحق ہوتی تھی۔

(حیات احمد ص 231)

جذبۂ خدمت (دین) کا ایک خوبصورت اظہار اس وقت ہوا جب 1885ء میں آپ کے ایک فدائی اور عاشق حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی سفر حج پر جانے لگے تو حضرت مسیح موعود نے ایک دلگداز دعا ان کو لکھ کر دی کہ وہ حضور کی طرف سے یہ دعا خانہ کعبہ میں اور میدان عرفات میں بطور خاص کریں۔ اس میں لکھا کہ

’’اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجّتِ (دین) مخالفین پر اور ان سب پر جواب تک (دین) کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 265)

خدمت دین میں غیر معمولی محویت اور انہماک کا ایک واقعہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی زبانی سنئے۔ لکھتے ہیں:

میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامۂ قیامت برپا ہے۔ بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں مگر حضرت یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں میں نے ایک دفعہ پوچھا۔ اتنے شور میں حضور کو لکھنے میں یا سوچنے میں ذرا بھی تشویش نہیں ہوتی۔ مسکرا کر فرمایا:

’’میں سنتا ہی نہیں! تشویش کیا ہو اور کیونکر ہو‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 23)

ضرورت MTA سٹاف

نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان کو مندرجہ ذیل آسامیوں پر تقرر کرنا مقصود ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوان مورخہ یکم اکتوبر 2014ء تک اپنی درخواستیں ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے کے نام اپنے امیر ضلع یا صدر حلقہ کی سفارش کے ساتھ اپنی اسناد کی نقول کے ساتھ بھجوائیں۔ جو معیار پر پورا اترتے ہوں گے ان کو ترجیح دی جائے گی۔

گرافکس ڈیزائنر: تعداد 1، بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، کمپیوٹر سائنس/ گرافکس ڈیزائننگ/ اینی میشن

آرٹ ڈائریکٹر: تعداد 1 بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، انٹیریئر ڈیزائننگ، فائن آرٹس، آرٹ اینڈ ڈیزائن۔

پروگرام پروڈیوسر: تعداد 1، بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، ماس کمیونیکیشن، میڈیا سائنسز، فلم اینڈ ٹیلی ویژن، ڈویلپمنٹ کمیونیکیشن۔

آئی ٹی انچارج اینڈ نیٹ ورکنگ: تعداد 1، بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، ٹیلی کمیونیکیشن، نیٹ ورکنگ، CCNA، کمپیوٹر سائنسز۔

ایڈیٹر: تعداد 1، بی ایس چار سالہ/ ماسٹرز، فلم اینڈ ٹیلی ویژن، ڈپلومہ ان وڈیو ایڈیٹنگ/ متعلقہ فیلڈ میں تجربہ۔

کیمرہ مین: ڈپلومہ ان ویڈیو گرافی، متعلقہ فیلڈ میں تجربہ۔

(ایڈیشنل نظارت اشاعت برائے ایم ٹی اے)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

مکرم عبادہ اسلم قریشی صاحب

جماعت احمدیہ لائبیریا کا 13 واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ لائبیریا کو اپنا 13 واں جلسہ سالانہ مورخہ 14 اور 15 مارچ 2014ء کو نصرت جہاں احمدیہ ایلیمنٹری سکول احمد آباد (Po-River) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جگہ منروویا سے قریباً 12 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے جہاں جماعت کا ایک سکول ہے اور جلسہ سالانہ ہر سال یہیں پر منعقد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے لئے لائبیریا کے طول وعرض سے مہمانوں کی احمد آباد آمد 13 مارچ کی دوپہر سے شروع ہوگئی تھی۔ شام کے وقت مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد مہمانوں کو Humanity First کے حوالے سے ایک ڈاکومینٹری دکھائی گئی۔ جلسہ کے دونوں دنوں کا آغاز نمازِ تہجد سے ہوا اور نمازِ فجر کے بعد تربیتی موضوعات پر درس دیا گیا۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تقریب پرچم کشائی کے ساتھ ہوا۔ اس موقع پر لوائے احمدیت مکرم نوید احمد عادل صاحب امیر ومشنری انچارج لائبیریا نے جبکہ لائبیریا کا جھنڈا مہمانِ خصوصی مکرم مورس ڈوکلے (Morris Dukuly) صاحب Minister of Internal Affiars نے لہرایا جس کے بعد امیر صاحب نے دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب لائبیریا نے امسال جلسہ سالانہ لائبیریا کے لئے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جس کا دو تھائی زبانوں وائے (VAI) اور گولا (GOLA) زبانوں میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

مکرم عبدالرحمٰن ماساکوئی (Massaquoi) پرنسپل نصرت جہاں احمدیہ ایلیمنٹری سکول احمد آباد نے مہمانِ خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد مہمانِ خصوصی Minister of Internal Affiars مکرم مورس ڈوکلے (Morris Dukuly) صاحب نے اپنے خطاب میں تمام ممبرانِ حکومت کی جانب سے خیرسگالی کا پیغام پہنچایا اور جماعت احمدیہ کی خدماتِ انسانیت کو سراہا۔ اس کے بعد مکرم محمد زکریا صاحب مربی سلسلہ مونٹسراڈو (Montserrado) کاؤنٹی نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید کے قیام کے لئے کوششوں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ پہلے سیشن کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

نمازِ جمعہ وعصر کے بعد جلسہ کے دوسرے سیشن کا آغاز دو بجکر 45 منٹ پر نائب امیر دوم مکرم فرانسس کے فیّاہ (Francis K. Faiyyah) صاحب کی زیرِ صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد مکرم مصطفیٰ کا لومے (Ka-Lumeh) صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے ''مالی قربانی'' کے موضوع پر اور مکرم ناصر احمد کاہلوں صاحب مربی سلسلہ بومی (Bomi) کاؤنٹی نے ''دینی اقدار'' کے موضوع پر تقریر کی۔ ان تقاریر کے بعد چند نواحمدی احباب نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات پیش کئے۔

تیسرے سیشن کا آغاز رات 7 بجکر 45 منٹ پر امیر ومشنری انچارج لائبیریا کی زیرِ صدارت تلاوتِ قرآنِ کریم اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ ہوا جس کے بعد تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں آٹھ بچے شامل ہوئے۔ بعدازاں احباب کو حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کی ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یو ایس اے 2012ء کی ڈاکومنٹری دکھائی گئی جسے احباب نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے دیکھا۔ جس کے ساتھ پہلے دن کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

جلسہ کے دوسرے روز 15 مارچ کو اختتامی سیشن کا آغاز صبح دس بجے نائب امیر اول مکرم محمد جے اینن (Annan) صاحب کی زیرِ صدارت ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم اور نظم سے ہوا جس کے بعد مکرم نائب امیر صاحب اول نے مہمانانِ خصوصی کا تعارف پیش کیا جن میں مکرم بینزونگر ایم فنڈلے (Gbenzonger M. Findley) صاحب چیئرمین سینیٹ مکرم آرماہ زولو جالا (Armah Zolu Jallah) صاحب سینیٹر بارپولو (Gbarpolu) کاؤنٹی شامل تھے۔ دونوں مہمانوں نے اپنے اپنے پیغامات میں جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور معاشرہ میں مذہبی رواداری پر زور دیا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب لائبیریا نے دونوں مہمانوں کو "Life of Muhammad" اور حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام امن کے حوالہ سے خطابات پر مشتمل کتاب "World Crisis and The Pathway to Peace" تحفۃً دیں۔ اس کے بعد خاکسار عبادہ اسلم قریشی مربی سلسلہ نے ''حضرت مسیح موعود کی دفاع اور اشاعتِ دین کے سلسلہ میں خدمات'' کے موضوع پر اور مکرم موسیٰ برائما (Brima) صاحب نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید نے احمدیت کی خدمتِ انسانیت کے موضوع پر تقریر کی۔ موقع پر موجود چند اور معزز مہمانوں نے بھی جلسہ کے متعلق اپنے تاثرات دیئے جن میں کونسلر مکرم Jusufa Kaba صاحب، جج ہائی کورٹ اور جنرل کونسلر سینیگال ایمبیسی بھی شامل تھے جنہوں نے ایمبیسیڈر کی جانب سے پیغام پڑھ کر سنایا۔ دونوں معزز مہمانوں کو امیر صاحب لائبیریا نے کتاب "World Crisis and The Pathway to Peace" تحفۃً دی۔ آخر پر امیر صاحب لائبیریا نے اختتامی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد اطفال اور ناصرات نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ نظمیں ترانے اور قصائد پیش کئے۔ اور اس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کے روح پرور لمحات اپنے اختتام کو پہنچے۔

امسال جلسہ سالانہ میں لائبیریا کی سات کاؤنٹیز سے 1024 احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی کے دوران مقبول عام Sky Tv اور Radio کے نمائندے بھی موجود تھے جنہوں نے جلسے کی کوریج کی اور بعدازاں اس کو اپنے ٹی وی اور ریڈیو پر نشر کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 جولائی 2014ء)

یہ شہرِ پُر نشان کہ ربوہ ہے جس کا نام

یہ شہرِ پُر نشان کہ ربوہ ہے جس کا نام
غم میں ہے سائبان کہ ربوہ ہے جس کا نام

بستے ہیں اس کی خاک میں ہیرے جہان کے
کیسی ہے اس کی شان کہ ربوہ ہے جس کا نام

زندہ ہیں جس میں پیار کی یادوں کے سلسلے
یہ وہ ہے داستان کہ ربوہ ہے جس کا نام

پھیلا ہوا ہے دل کی زمینوں پہ اس کا پیار
ہم جسم اور یہ جان کہ ربوہ ہے جس کا نام

اپنے لہو سے اس کو بنائیں گے خوبرو
ہم اس کے ہیں جوان کہ ربوہ ہے جس کا نام

ہم کو تو اپنی جان سے پیاری ہے یہ زمیں
ہم اس کے عاشقان کہ ربوہ ہے جس کا نام

مسکن ہے عاشقانِ غلامانِ مصطفیٰؐ
اک اور قادیان کہ ربوہ ہے جس کا نام

بشارت محمود طاہرؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

امیر عبدالوہاب بن آدم صاحب کی نیک یادیں

امیر عبدالوھاب بن آدم صاحب کا نام اور نیک شہرت تو عرصہ سے سن رکھی تھی اور سرسری سی دو ملاقاتیں بھی لندن میں آپ سے ہوچکی تھیں۔لیکن آپ سے بھر پور ملاقاتیں اس عرصہ میں ہوئیں جب خاکسار کی تقرری غانا کے لئے ہوئی۔

9راگست 2004ء کو خاکسار مع فیملی کینیا (مشرقی افریقہ) سے غانا مغربی افریقہ آٹھ گھنٹے کی پرواز کے بعد پہنچا۔

ہمیں مرکزی مشن ہاؤس اکرا پہنچایا گیا جہاں محترم مولانا عبدالوھاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج نے ہمارا استقبال کیا، آپ نہایت خندہ پیشانی اور محبت سے ملے اور تازہ ناریل کے کھوپے پینے کے لئے پیش کئے اور فرمایا کہ ہم یہاں مہمانوں کو سوڈا یا بوتلیں پیش کرنے کی بجائے تازہ گری کے کھوپوں سے خدمت کرتے ہیں۔

آپ نے اپنے دفتر میں Visiter's book (مہمانوں کے تاثرات کی کتاب) پیش کر کے فرمایا کہ یہاں پر آنے والا ہر شخص اپنا نام، پتہ اور تاثرات درج کرتا ہے۔خاکسار نے کتاب ہاتھ میں لے کر جب پچھلے صفحات پر نظر ڈالی تو بڑی بڑی شخصیات کے اسماء اور تاثرات درج تھے۔ہمارے پہنچنے کے اگلے ہی دن مشن ہاؤس کے احاطہ میں ہی مہمانوں کے ایک بڑے گروپ کے ساتھ ایک تعارفی پروگرام تھا ان سب کی خدمت میں بھی تازہ ناریل کے کھوپے ہی پیش کئے گئے۔افریقہ کے تمام ممالک جو ساحل سمندر پر واقع ہیں وہ ناریل کی نعمت سے مالامال ہیں۔

ہر ذیلی تنظیم کا اپنا یونیفارم

جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2004ء میں غانا کا کامیاب اور یادگار دورہ فرمایا جسے ہم نے MTA کی وساطت سے دیکھ کر ایمان تازہ کیا۔ڈیوٹی پر موجود ایک ہی یونیفارم میں موجود خدام بڑے ہی بھلے لگ رہے تھے۔حضور انور جہاں بھی تشریف لے جاتے، استقبال والوداع اور دوران پروگرام یہ خدام بکثرت نظر آتے جو بڑے حسن انتظام سے ڈیوٹیاں دے رہے تھے۔ہم مربیان کینیا ایسے پروگرام دیکھ کر خوش ہوتے اور خواہش کرتے کہ ایسا انتظام ہمارے ملک میں بھی ہونا چاہئے، ایسے ہی خدام، ایسے ہی یونیفارم اور اعلیٰ انتظام۔مگر کینیا کے حالات کی مناسبت سے یہ بات سمجھنا ہمارے لئے ناممکن تھا کہ اتنے زیادہ یونیفارم کیسے میسر آسکتے ہیں۔مگر غانا جا کر معلوم ہوا کہ یہ یونیفارم صرف خدام کے لئے ہی نہیں بلکہ انصار کا الگ یونیفارم ہے، ممبرات لجنہ اماء اللہ کا الگ یونیفارم ہے، احمدی حاجیوں اور حاجنوں کا الگ یونیفارم ہے اور اس سارے پروگرام کی تحریک وتلقین محترم امیر عبدالوہاب بن آدم صاحب کی طرف سے تیس سال پہلے سے کی جا رہی ہے جو کہ اب پوری طرح رائج ہو چکا ہے جسے ہر جلسہ اور اجتماع کے موقع پر ممبران اہتمام سے استعمال کرتے ہیں۔اور تمام ممبران ایک ہی یونیفارم میں بہت بھلے لگتے ہیں۔mta پر حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ غانا کی تفصیلات اور ایک ہی لباس میں ملبوس احباب دیکھ کر کئی اور ملکوں کی جماعتوں نے بھی اس طریق کو کسی قدر اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔

جماعت اور حکومت میں ہم آہنگی

گھانا میں آپ کی زیر سرپرستی جماعت اور حکومت میں مکمل ہم آہنگی ہے۔صوبائی گورنمنٹ کی انتظامی میٹنگز میں صوبائی مربی کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔صوبائی گورنمنٹ کے تحت ہونے والی میٹنگز میں صوبائی مربی کو لازماً شامل کیا جاتا ہے۔ مثلاً امن عامہ، انتخابات۔ ایڈز۔ تعلیم اور دیگر خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ سے متعلق اجلاسات میں صرف شمولیت ہی نہیں بلکہ اظہار رائے کا پورا موقع دیا جاتا ہے۔اگر کوئی سرکاری عہدیدار یا کسی ملک کے سفیر صوبائی دارالحکومت آئیں تو ان سے ملنے والے زعماء شہر میں جماعت کے مربی کو بھی دعوت دی جاتی ہے۔غانا میں گورنمنٹ کی طرف سے ہونے والی ملکی تقریبات میں جماعت کی مرکزی قیادت اور صوبائی تقریبات میں جماعت کی صوبائی قیادت کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس طرح جب جماعت کے مرکزی اور صوبائی جلسہ ہائے سالانہ اور اجتماعات ہوتے ہیں تو اسی مناسبت سے مرکزی اور صوبائی سرکاری اکابرین ان میں بخوشی شامل ہوتے ہیں۔

خاکسار کے ٹمالے شہر قیام کے دوران نائب صدر مملکت جناب علی محمد صاحب (Hon. Aliu Mahama) ٹمالے کے تین روزہ سرکاری دورے پر تشریف لائے۔جن میں ایک دن جمعہ کا بھی تھا۔ دیگر مساجد ہونے کے باوجود انہوں نے خاکسار کو پیغام بھجوایا کہ وہ نماز جمعہ احمدیہ بیت الذکر میں ادا کریں گے۔چنانچہ آپ پورے سرکاری پروٹوکول کے ساتھ نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے، خطبہ جمعہ سنا، ہمارے ساتھ نماز ادا کی۔نماز کی ادائیگی کے بعد ہم نے انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے اظہار خیال کی دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ

''احمدیت سے ان کا تعارف اس وقت سے ہے جبکہ وہ ٹمالے سیکنڈری سکول کے طالب علم تھے اور مولوی وہاب آدم صاحب وہاں دینی تعلیم دینے جایا کرتے تھے۔پھر جب آپ لندن حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے گئے تو آپ نے یورپ کی سب سے بڑی بیت کی سیر کروائی جو مورڈن کے علاقہ میں جماعت احمدیہ نے تعمیر کی ہے۔ نیز کہا آج میں اپنا وعدہ پورا کرنے کیلئے آیا ہوں جو میں نے اکرا میں مولوی مظفر درانی صاحب کی دعوت پر ٹمالے مشن ہاؤس آنے کا کیا تھا۔''

بیت سے فارغ ہو کر آپ جماعت کے دفتر میں تشریف فرما ہوئے۔مہمانوں کے تاثرات والی کتاب پر دستخط کئے۔اور مجلس عاملہ کے ساتھ فوٹو بنوائے۔ یہ سب محترم امیر صاحب کے ذاتی تعلقات اور جماعتی خدمات کا ثمرہ تھا جس کی وجہ سے آپ کو بہت سے سرکاری، سماجی اور مذہبی اعزازات سے نوازا گیا تھا۔

احمدیہ مشن کی شہرت

ٹمالے گھانا پہنچنے کے چند دن بعد ہی خاکسار کو دوبارہ اکرا جانا پڑا۔اکرا روانگی سے قبل خاکسار نے اپنے ترجمان جناب سلیمان بن ادریس صاحب سے پوچھا کہ اکرا میں ہمارا مرکز کس علاقے میں ہے؟ محلّہ اور سڑک وغیرہ کا نام بتا دیں تا کہ میں اکرا پہنچ کر ٹیکسی والے کو بتا سکوں کہ مجھے کہاں جانا ہے۔انہوں نے کہا کہ احمدیہ مشن ہاؤس اس قدر مشہور ہے کہ اس کے لئے کسی محلّہ یا سڑک کا نام بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔صرف ٹیکسی والے کو یہ کہنا کہ احمدیہ مشن ہاؤس جانا ہے اگر وہ ٹیکسی والا احمدیہ مشن ہاؤس سے ناواقف ہوگا تو ہرگز اس کے ساتھ سفر نہ کرنا کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی ٹیکسی ڈرائیور کو احمدیہ مشن ہاؤس سے واقفیت نہ ہو۔ چنانچہ خاکسار کے اصرار کے باوجود انہوں نے مجھے محلّہ اور سڑک کا نام نہ بتایا۔خاکسار رات کا سفر کر کے علی الصبح اکرا پہنچا۔ٹیکسی والے سے بات کی تو وہ پوری طرح احمدیہ مشن ہاؤس سے واقف تھا۔ بلکہ رستے میں مجھے بتاتا رہا کہ یہاں تو بڑی بڑی اہم شخصیات حاضر ہوتی ہیں۔جس کی وجہ سے ہمارا چکر لگتا رہتا ہے۔

جلسہ سالانہ اور اجتماعات

جلسہ ہائے سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں محترم امیر صاحب بڑے اہتمام سے شامل ہوتے اور تمام مرکزی سٹاف کو بھی شرکت کی پرزور تحریک کرتے۔یہی وجہ ہے کہ ایسے پروگراموں میں جہاں مرکزی مربیان، ڈاکٹرز، اساتذہ مع فیملیز شامل ہوتے وہاں عوام الناس میں بھی شرکت کا شوق بہت نمایاں ہے۔ 2008ء کے خلافت جوبلی جلسہ سالانہ نے دور حاضر میں شرکاء کی تعداد کے حوالہ سے دنیا بھر میں سب سے بڑا جلسہ ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ایسے پروگراموں میں خاکسار نے نوٹ کیا کہ محترم امیر صاحب شروع سے لے کر آخر تک پوری بشاشت اور تندہی کے ساتھ سٹیج پر تشریف فرما رہتے اور کسی بھی ضرورت کے لئے آپ کو دوران پروگرام اُٹھ کر جاتے نہیں دیکھا۔ ہاں اونگھ اور سستی دور کرنے کے لئے سٹیج پر مرچوں والی ٹافیوں کی پلیٹ موجود ہوتی جن سے احباب استفادہ کرتے رہتے۔الغرض آپ کے دور میں غانا جماعت نے خوب خوب ترقی کی، ہسپتالوں کے ساتھ ساتھ ملک بھر میں احمدیہ سکولوں کا ایک وسیع جال بچھ چکا ہے جو ہر لحاظ سے جماعت کی نیک نامی کا موجب ہے۔

مذہبی ہم آہنگی

بین المذاہب کانفرنس (Inter Religious Dialogue Committee) غانا میں بہت منظّم ہے۔جس کے ذریعہ مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کی کوشش کی جاتی ہے۔ جماعت دیگر مذہبی تنظیموں اور ان کے عوام وخواص سے بہت اچھے مراسم رکھتی ہے۔مختلف مذہبی رہنما ہماری تقریبات اور جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے اور جماعت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔اسی تنظیم کے زیر انتظام ہر سال کسی ملک میں عالمی کانفرنس ہوتی ہے۔جس میں مختلف مذہبی سکالرز اور ملکوں کے نمائندوں کو شرکت اور خطاب کی دعوت دی جاتی ہے۔غانا کی تمام مذہبی تنظیموں کی طرف سے مکرم مولوی ڈاکٹر عبدالوھاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا کو بطور نمائندہ بھجوایا جاتا رہا۔ چنانچہ آپ کئی ملکوں میں ہونے والی سالانہ کانفرنسوں میں اپنے ملک کی مذہبی تنظیموں کی نمائندگی میں خطاب کر چکے ہیں۔

ڈسپلن کی پابندی

آپ ڈسپلن کی پابندی کرتے اور اسی بات کی دوسروں سے بھی توقع رکھتے تھے۔ 2005ء میں خدام الاحمدیہ غانا کا سالانہ اجتماع خاکسار کے سینٹر ٹمالے میں تھا۔غانا میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات ہر سال شہر بدل بدل کر نہایت کامیابی سے منعقد ہوتے ہیں۔عموماً افریقن احباب کے بارہ میں یہی تأثر ہے کہ نو مبائعین ہونے کی وجہ سے ان سے درگزر سے کام لیا جاتا ہے کہ آہستہ آہستہ تربیت اور نظام جماعت راسخ ہو جائے گا۔مگر اس اجتماع کے موقع پر فٹ بال کا میچ ہو رہا تھا جسے دیکھنے کے لئے غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے کہ دونوں ٹیموں میں جھگڑا ہو گیا جو فوری طور پر کنٹرول نہ ہو سکا۔ اس پر محترم امیر صاحب نے تمام ہمدردیوں کے باوجود صرف نظر سے کام نہیں لیا، ایک تحقیقی کمیٹی بنائی اور جماعت کو بدنام کرنے والے خدام کی اخراج از نظام جماعت کی سفارش کی۔ چنانچہ سزا ہوئی، جس پر ان خدام، ان کے والدین اور انتظامیہ نے اپنی اصلاح کی، توبہ واستغفار کیا اور معافی مانگی تب جا کر انہیں معافی ہوئی۔

تہجد گزاری

آپ نماز باجماعت کے پابند تھے بلکہ اکثر سفر و حضر میں خود امامت کرواتے تھے۔ جلسہ اور اجتماعات کے موقع پر خود بھی اجتماعی نماز تہجد میں شامل ہوتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی شمولیت کی تحریک کرتے اور شامل نہ ہو سکنے والے کی غیر حاضری نوٹ کرتے اور اس سے بعد میں استفسار کرتے تھے۔ نماز تہجد کی امامت کسی دوسرے مربی صاحب سے کرواتے۔ صوبائی جلسہ جات اور اجتماعات کے مواقع پر بڑھاپے میں لمبا تھکا دینے والا سفر کر کے آتے، رات کو لیٹ پہنچتے، اس کے باوجود نماز تہجد باجماعت سے کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے۔

آپ کا سفید لباس

آپ مکمل سفید پوش تھے، سر کی ٹوپی سے لے کر پاؤں کے جوتوں تک سفید ہی استعمال کرتے تھے اور یہی آپ کا مستقل لباس اور یونیفارم تھا جو آپ کی افریقہ بھر میں پہچان بن چکا تھا۔ جس میں تبدیلی کبھی کبھار کسی بیرونی ملک کے دورہ پر ہی آتی تھی۔

کچھ سال پہلے جب کماسی کے پیرامونٹ چیف وفات پا گئے تھے سارا شہر تعزیت میں سیاہ لباس پہنے ہوئے تھا، کیونکہ وہاں تقریباً ہر شخص کے پاس تعزیتی لباس بھی ہوتا ہے جو تعزیت کے دنوں میں اہتمام کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ نے چیف کے ورثاء سے رابطہ کر کے مشورہ کیا کہ یہ افسوس کے دن ہیں جن میں ساری قوم ماتمی لباس میں ہے جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ میں تو ہمیشہ سفید لباس استعمال کرتا ہوں۔ میں آپ سے تعزیت کے لئے آنا چاہتا ہوں مگر مجھے خدشہ ہے کہ میرے سفید لباس کی وجہ سے آپ لوگوں یا دوسرے افراد کو محسوس نہ ہو۔ لیکن ان کی طرف سے اجازت ملنے پر آپ اپنے سفید لباس میں ہی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس دن حال یہ تھا کہ سارا شہر سیاہ ہوا ہوا تھا صرف ایک ہی مرد تھا جو سفید لباس میں تھا یعنی امیر وہاب آدم صاحب۔

2005ء میں آپ جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے تو میں نے سوچا کہ یہ سفید رنگ کا ڈھیلا ہلکا پھلکا لباس افریقہ میں تو آسانی سے چل جاتا ہے، اب دیکھتے ہیں کہ قادیان کی سردی میں امیر صاحب کوئی بھاری بھرکم کوٹ اوپر پہنتے ہیں کہ نہیں۔ لیکن میں نے دیکھا کہ آپ اپنے اسی روایتی سفید لباس میں ملبوس قادیان کے جلسہ میں شامل ہیں۔ چنانچہ میں نے بعد میں آپ سے پوچھ ہی لیا کہ اس سردی میں کیسے گزارا ہوا تو کہنے لگے کہ سردی کا مقابلہ کرنے کے لئے میں نے نیچے گرم کپڑے پہن لئے تھے اور اوپر وہی سفید ڈھیلا چولہ رکھا۔

متفرق خصوصیات

جب آپ دورہ پر تشریف لے جاتے تو احباب اور احمدی بچگان کی تعلیم و تربیت کا بھی جائزہ لیتے اور اپنی رہنمائی سے نوازتے۔ بچوں سے آپ کو خاص محبت تھی، جب بھی کسی بچوں کے پروگرام میں تشریف لے جاتے یا کسی پروگرام میں بچے موجود ہوتے تو انہیں اپنے پاس سے پاکستانی ٹافیاں تحفۃً دیتے کیونکہ افریقن ٹافیاں تو مرچوں والی ہوتی ہیں۔ بچوں کو ٹافیاں دینے کا آپ کا طریق یہ تھا کہ مٹھی میں ٹافیاں بند کر کے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر کے بچے کے سامنے کرتے کہ بوجھو ٹافی کس مٹھی میں ہے اور لے لو۔ جب تک بچہ بوجھنے میں کامیاب نہ ہو جاتا اُس کو موقع دیتے رہتے۔ ایسے مواقع پر میں نے نوٹ کیا کہ ٹافی ہر بار آپ کی دائیں مٹھی میں ہی ہوتی تھی، بائیں مٹھی میں آپ ٹافی رکھتے ہی نہیں تھے۔

مرکز کی طرف سے جونہی آپ کو کوئی خط ملتا تو فوری طور پر مرکز کو خط کی رسیدگی سے مطلع کرتے اور پھر عملدرآمد کر کے اپنی رپورٹ بھجواتے۔ اسی طرح جب آپ مربیان کو کوئی ضروری خط لکھتے تو اس کی کاپی بھی مرکز کو ضرور بھجواتے تھے۔

آپ محترم مولانا بشارت احمد بشیر صاحب سابق مربی غانا کا بڑی محبت سے ذکر کیا کرتے تھے جن کے ذریعہ آپ کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے مرکز ربوہ آنے کی توفیق ملی۔

مجھے جب بھی کسی میٹنگ وغیرہ کے سلسلہ میں جماعتی مرکز جا کر رات رہنے کا اتفاق ہوا تو ہمیشہ نماز فجر کے فوراً بعد مہمانوں کو اپنے گھر بلا لیتے، اندر سے قہوہ اور دودھ کے پیکٹ لے آتے اور اپنے ہاتھ سے ہر مہمان کو چائے بنا کر دیتے۔ ایک دفعہ میں نے اس غرض سے اپنی خدمات پیش کیں تو نہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ آپ میرا ثواب کیوں چھیننا چاہتے ہیں۔ اس چائے کے ساتھ کیک بھی ضرور ہوتا۔ خاکسار کے استفسار پر آپ نے کہا کہ ایسے کیک ان کی بیگم صاحبہ گھر پر بناتی رہتی ہیں جو مہمان نوازی کے کام آتے ہیں۔

حج کرنے کی خواہش

غانا کے مرکزی دفتر میں خدمت کی توفیق پانے والے تمام امراء جماعت غانا کے اسماء ایک بورڈ پر بطور یادگار تحریر ہیں۔ ایک دن خاکسار نے آپ سے عرض کیا کہ گزشتہ تمام امراء جماعت کے ناموں کے ساتھ الحاج کا لفظ موجود ہے، صرف آپ کے نام کے ساتھ الحاج کا لفظ نہیں ہے۔ اگر آپ بھی یہ سعادت حاصل کر لیں تو غانا جماعت کے تمام نیشنل امراء میں یہ بات مشترک ہو جائے گی کہ سب اللہ کے فضل سے الحاج ہیں۔ اس پر آپ نے کہا کہ بہت خواہش ہے کہ یہ فریضہ سرانجام دوں، کئی بار کوشش بھی کی ہے لیکن سعودی حکومت مجھے حج کا ویزا نہیں دیتی۔

2/ اگست 2006ء کو خاکسار کی غانا سے واپسی تھی۔ جس سے ایک دن قبل غانا جماعت کی طرف سے نیشنل ہیڈ کوارٹرز میں ایک پُر تکلف الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت محترم امیر صاحب نے خود فرمائی، یہ امر غانا جماعت کی اعلیٰ روایات کا لازمی حصہ ہے۔ اظہار خیال کے ساتھ ساتھ فوٹو بنائے گئے۔ اگلے دن روانگی سے قبل محترم امیر صاحب نے رات والے تمام فوٹوز کی ایک یادگار اور دیدہ زیب البم خاکسار کو پیش کی جو آج بھی مجھے محترم امیر صاحب کے سدا مسکراتے چہرہ اور دیگر نیشنل عاملہ ممبران کی یاد دلاتی رہتی ہے۔

2011ء میں آپ شہداء لاہور کی تعزیت کے لئے تشریف لائے تو بیت محمود میں خاکسار نے اپنے چھوٹے بیٹے محمد جری اللہ درانی کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ یہ جونیئر دُرانی ہے تو فوراً اپنے وطن کی محبت میں کہنے لگے کہ یہ جونیئر غانین ہے۔

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

تاریخ احمدیت بھیرہ کا ایک ورق

حضرت نورالدین جمونی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

جلال پور جٹاں ضلع گجرات کا ایک سعید الفطرت نوجوان جن کا نام نورالدین تھا اور جو بعد میں خلیفہ نورالدین جمونی کے نام سے مشہور ہوئے، ایک بزرگ عالم حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کی تلاش میں بھیرہ پہنچے۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب سے علم حاصل کروں اور ان کے ساتھ رہ کر دین کی خدمت کروں۔ جب وہ بھیرہ پہنچے تو ان کی ملاقات حضرت مولانا کے کسی بھائی سے ہوئی انہوں نے بتایا کہ وہ تو حجاز کی پاک سرزمین میں گئے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ جب وہ واپس بھیرہ تشریف لے آئیں تو مجھے ضرور مطلع کریں تاکہ میں ان کے پاس آ کر ان کی شاگردی اختیار کروں۔ چنانچہ جب حضرت مولانا نورالدین صاحب واپس بھیرہ تشریف لائے تو ان کو اطلاع مل گئی اور وہ بھیرہ پہنچ گئے۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب نے انہیں اپنی شاگردی میں لے لیا۔ وہ جملہ کاموں میں ان کی معاونت کرنے لگے اور ہمیشہ کے لئے ان کے ساتھ رہنے کا ارادہ کر لیا۔ جب حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو مہاراجہ جموں کی طرف سے شاہی طبیب کے عہدے کی پیشکش ہوئی تو ان کے یہ شاگرد رشید بھی ساتھ ہی جموں روانہ ہو گئے۔ مہاراجہ جموں انہیں خلیفہ نورالدین کہنے لگے کیونکہ ہر کام میں وہ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے نائب لگتے تھے اور ہم نام تھے۔ اس لئے لوگوں کو بھی دونوں میں امتیاز کرنا آسان ہو گیا۔

خلیفہ نورالدین جمونی شروع سے ہی حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کے معتقد اور شاگرد تھے اور ان کے بیعت کرنے کے بعد کیسے پیچھے رہ سکتے تھے۔ سری نگر محلہ خانیار میں قبر مسیح کی دریافت کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں ان کا کثرت سے ذکر ملتا ہے۔ یہ ایک ایسی نمایاں خدمت ہے جو سنہری حروف میں لکھنے کے لائق ہے۔ جماعت احمدیہ کے اندر حضرت خلیفہ نورالدین جمونی صاحب کا سارا خاندان (اولاد در اولاد) اپنے نام سے پہلے ''خلیفہ'' لگاتے ہیں اور ''خلیفہ'' ان کے ناموں کا دائمی طور پر حصہ بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ فیملی کو دنیا بھر میں پھیلا دیا ہے۔

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول نے بھیرہ میں قیام کے دوران ان کی شادی مفتی خاندان میں کروائی تھی۔ ان سے جو بیٹی پیدا ہوئی وہ خاکسار راقم الحروف کی اہلیہ کی دادی بنیں۔ یعنی حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ کی بیوی اور عجیب توارد ہے کہ نو احمدی کے طور پر سردار عبدالرحمٰن مہر سنگھ بھی حضرت خلیفہ اول کے پاس ہی پلے بڑھے اور بچپن میں پانچ سال تک بھیرہ میں ہی تعلیم حاصل کرتے رہے اور حضرت خلیفہ اول نے ہی حضرت خلیفہ نورالدین جمونی کی اس صاحبزادی کا رشتہ حضرت سردار عبدالرحمٰن مہر سنگھ سے کروایا تھا۔

سب سے پہلے 1960ء میں حضرت خلیفہ نورالدین جمونی صاحب کے ایک پوتے ڈاکٹر خلیفہ عبدالمومن صاحب کینیڈا میں وارد ہوئے اس کے بعد باقی بھائی بھی جلد ہی کینیڈا منتقل ہو گئے۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کے ذریعے جہاں جماعت قائم ہوئی اس کے صدر وہی تھے۔ بعد میں جب جماعت پھیلی تو ان کے چھوٹے بھائی خلیفہ عبدالعزیز صاحب نیشنل صدر بنے اور امارت قائم ہونے کے بعد نائب نیشنل امیر بنے۔ کینیڈا میں دو ماہ کے عارضی قیام کے دوران خلیفہ میجر عبدالحفیظ صاحب ایک دن ہمیں لے کر گھومتے رہے۔ خلیفہ عبدالعزیز صاحب بھی ہمراہ تھے اور کئی تاریخی باتیں بالمشافہ سننے کا موقع ملا۔ میجر عبدالحفیظ خلیفہ حضرت خلیفہ نورالدین جمونی کے پڑپوتے ہیں۔ انہوں نے نرسنگ ہوم میں اپنے والد خلیفہ عبدالمنان صاحب اور دوسرے نرسنگ ہوم میں اپنے چچا خلیفہ عبدالوکیل صاحب سے بھی ملوایا اور بھی اپنے کئی رشتہ داروں سے ملاقات کروائی۔ خلیفہ ڈاکٹر عبدالمومن صاحب اب (Nova Atlantic Region Scotia) میں رہتے ہیں۔ کینیڈا کی کئی یونیورسٹیوں میں قبر مسیح کے سلسلہ میں کئی لیکچر دے چکے ہیں اور تصاویر جو انہوں نے خود سری نگر جا کر لی ہیں دکھا چکے ہیں۔

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

وادیٔ یاسین گلگت بلتستان کا تعارف اور اس میں حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت غلام محمد خان صاحب کا ذکر

اس مضمون کی تیاری میں مکرم سید عالم صاحب کی کتاب کشور گلگت بلتستان اور محترم اسداللہ قریشی صاحب مربی سلسلہ کی کتاب تاریخ احمدیت جموں و کشمیر نیز Wikipedia اور www.yasinvalley.com سے استفادہ کیا گیا ہے۔

گلگت بلتستان میں بہت سی وادیاں ہیں جو اپنی اہمیت اور خوبصورتی رکھتی ہیں انہی وادیوں میں سے ایک خوبصورت اور اہم وادی، وادیٔ یاسین ہے۔

جب آپ اس وادی میں سفر کرتے ہیں تو جگہ جگہ شہداء کے مقبرے نظر آتے ہیں جن کے سروں پر سبز ہلالی پرچم لہراتے ہیں۔ یہ وادی کوہ غذر میں ہے اور ضلع غذر کا حصہ ہے۔

وادی یاسین کو تحصیل یاسین، بابائے یاسین یا ورشیگوم بھی کہتے ہیں۔ یہ کوہ ہندوکش کے پہاڑی سلسلے پر واقع بلند ترین وادیوں میں شمار ہوتی ہے۔ وادی یاسین گلگت بلتستان میں گلگت کے شمال مغربی علاقے میں واقع ہے۔ یاسین وادی ایک بلند پہاڑی درے کے ذریعے سے وادی اشکومن سے جدا ہوتی ہے۔ یہاں تک پہنچنے کے لئے ہمیں لازمی طور پر اسلام آباد کے شمال میں قراقرم ہائی وے سے جانا پڑتا ہے۔ یاسین کے حکمران گوہر آمان وغیرہ نے ہندوؤں اور سکھوں کو شکست دے کر یہاں سے نکال باہر کیا اور یہاں کے ایک اور مرد مجاہد صوبیدار شیر علی نے 1947ء کی جنگ آزادی میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

(کشورِ گلگت بلتستان از سید عالم ص 61)

حوالدار لالک جان شہید (نشانِ حیدر)

وادی یاسین ہی کے ایک سپوت حوالدار لالک جان ہیں آپ 19 دسمبر 1966ء کو پیدا ہوئے۔ 1999ء میں جب کارگل کے محاذ پر بھارتی افواج کی طرف سے حملہ کیا گیا اس وقت آپ کمپنی ہیڈکوارٹر میں تھے۔ چنانچہ آپ نے سب سے اگلے محاذ میں لڑنے کے لئے خود کو پیش کیا اور 7 جولائی 1999ء کو کارگل کے شکوہ سیکٹر میں وطن عزیز کی حفاظت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ اسی بنا پر حکومت پاکستان نے انہیں نشان حیدر کے اعزاز سے نوازا۔ یاسین پر حکمرانی کی ایک لمبی تاریخ ہے اور متعدد مرتبہ اس کی حکمرانی چترال کے مہتر اور کشمیر کے مہاراجاؤں میں گردش کرتی رہی۔ اصل میں یہاں پر خوشوقت خاندان کی حکمرانی رہی اور چترال کے کٹور خان کی۔ بہت زیادہ آبادی کی حامل نہ ہونے کے باوجود وادی یاسین اپنے محل وقوع کے اعتبار سے بے حد اہم ہے کیونکہ بلند و بالا پہاڑی دروں کے لئے یہ وادی چترال میں یارخند اور پھر درہ بروغول اور پھر واخان کے راستے افغانستان اور آگے تاجکستان تک کی گزرگاہ ہے۔ اسی لئے برطانوی دور حکومت میں یہاں سے روسی مداخلت کا امکان تھا۔ یہاں کے عوام کی زبان بروشسکی ہے اس کے علاوہ کھوار بھی بولی جاتی ہے۔

(کشور گلگت بلتستان ص 61)

بروشسکی زبان

یہ زبان مرکزی ہنزہ نگر اور یاسین میں بولی جاتی ہے۔ البتہ ان علاقوں میں گوجال کا لہجہ الگ ہے لیکن سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی ہے۔ بالائی ہنزہ میں وخی بولی جاتی ہے۔ اس کے بعض گاؤں میں بھی بروشسکی بولی اور سمجھی جاتی ہے جن میں نظم آباد سوست، جمال آباد، خیبر آباد اور دیگر شامل ہیں۔ ہنزہ کے مغربی حصے کے بعض گاؤں میں بروشسکی بولی اور سمجھی جاتی ہے جن میں خضر آباد، حسین آباد اور خانہ آباد شامل ہیں۔ ریاست نگر میں تھول، نلت، چھلت، مناہن براور بڑالس کے علاوہ باقی نگر والوں کی زبان بروشسکی ہے۔

وادی یاسین میں بروشسکی

بروشسکی زبان کی ترقی وترویج کے لئے کافی عرصہ سے کام جاری ہے جس کا سہرا بابائے بروشسکی علامہ نصیرالدین نصیر کو جاتا ہے۔ انہوں نے کراچی میں ایک ادارہ قائم کیا جو بروشسکی ریسرچ اکیڈمی کے نام سے قائم ہے جس کی نگرانی محترمہ شہناز سلیم کر رہی ہیں۔ اس ادارے کی وساطت سے بروشسکی جرمن ڈکشنری منظر عام پر لائی گئی جو کہ علامہ صاحب کی تخلیق کردہ ہے۔ اس وقت بروشسکی اردو ڈکشنری مرتب کی جارہی ہے۔ لیکن بروشسکی ایک ایسی زبان ہے جو ملک کی دیگر زبانوں سے الگ اور منفرد درجہ رکھتی ہے جو کسی خاص خاندان یا گروہ سے تعلق نہیں رکھتی اور اس کا تعلق ابھی تک کسی زبان سے نہیں جوڑا گیا ہے۔

(کشور گلگت بلتستان ص 185)

کھوار

گلگت بلتستان میں کھوار زبان کو چترالی زبان کہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کھوار ضلع چترال میں سب سے زیادہ بولنے اور سمجھنے والی زبان ہے۔ گلگت بلتستان میں ضلع غذر، جس میں یاسین گوپس، اشکومن شامل ہیں کے بعض حصوں میں کھوار بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ماہر لسانیات نے کھوار کو بھی دردی زبانوں کے گروپ میں شامل کیا ہے۔ کھوار زبان پر اب تک بہت کام ہو چکا ہے۔ اس کے حروف تہجی کا تعین ہو چکا ہے جس کے تحت کھوار تحریر زبان بن چکی ہے۔ جس کے تحت نثر پر کافی مواد شائع ہو چکا ہے۔ کھوار زبان کی ترقی و ترویج کے لئے ایک ادارہ بھی قائم کیا گیا ہے جو انجمن ترقی کھوار کے نام سے ہے۔ ملکی و غیرملکی محققین کھوار پر تحقیق کر رہے ہیں۔

(کشور گلگت بلتستان ص 183)

وادی یاسین کی زیادہ تر آبادی اسماعیلی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتی ہے۔ دیگر مکتبہ فکر کے لوگ بھی یہاں پر آباد ہیں۔ نسلی اعتبار سے بات کی جائے تو وادی یاسین کے لوگوں کا ماخذ بروشو ہے۔ بہرحال یہاں پر دیگر علاقوں مثلاً چترال سے آکر بسنے والے بھی کافی تعداد میں موجود ہیں اور بیرون ملک جیسے وسطی ایشیا سے ہجرت کر کے آنے والوں کی ایک خاصی تعداد یہاں پر آباد ہے۔

یہاں کی طرز معاشرت کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہاں کی آبادی خاندانوں میں منقسم ہے۔ چند چیدہ چیدہ خاندانوں میں صدادخندیان (کالیفاس)، میرزاخانی، قاضین، محمد بیگی (راقمونے)، تھولیے/ کاوسالے، سکھے/ میتیلے، تھالے، ہل بتینگے، گلیشئرے، پھوکانے، زندرے، معشوقے (ہنزہ کے دیراتنگ کی کوئی شاخ دیرام دالتاش کے بھائی جو کہ یاسین آئے)، برشے (یہ لوگ یاسین ہنزبار اور پونیال نگر میں آباد ہیں)، وزیر باگے، شودوقے، خوشکونے، نصیرے، نوکانے، لشکر بیگے، چھونیے، داشمانے، ملددے، ہوکیے، شمونے، میرانے (شالالکے) خطوطے، بے یوکے، آتامے، سوناکوز، مورکالیکو، شکربیگے، نخ بیرے، بوتے، خوشوقتے، منڈوکے (فناقے) نوچے، لوکے، ہاریو، غالغودے وزیرے، بیگالے، زارگھیرے اور باپے وغیرہ۔

اسی طرح یاسین وادی کے خاص خاص دیہات میں گندیئی، نوخ، یاسین، تاؤس، نزبر، غوجالئی، سانڈی، سلطان آباد، تھوئی، بھور کوٹی، بندراملست، ڈائکٹ، قرقلتی، گانیچیل، اشکیا بار، مرکا، مسحر، ساران موج مورونگ اور بوراکٹ وغیرہ شامل ہیں۔

(کشور گلگت بلتستان ص 62)

وادی یاسین کو قدرت نے عجیب و غریب محل وقوع سے نواز رکھا ہے اور دروں کے ایک جال میں جکڑ رکھا ہے جسے درہ دارکٹ وادی یاسین کو بروغول درے سے ملاتا ہے۔ اسی طرح درہ تھوئی وادی یاسین کو یارخند چترال سے ملاتا ہے اور درہ اسمبر یاسین کو اشکومن سے ملاتا ہے۔ درہ دارکوٹ ایک تاریخی درہ ہے اور یہ درہ آکسس اور انڈس کو ملانے والا مختصر ترین راستہ ہے۔ مقامی اور غیرملکی سیاح زیادہ تر اشکومن وادی جانے کے لئے درہ اسمبر کا راستہ ہی استعمال کرتے ہیں۔

(کشورِ گلگت بلتستان ص 63)

وادی یاسین خوبصورت خطہ ہے جماعتی لحاظ سے اس خطہ میں حضرت مسیح پاک کے ایک رفیق کو مختلف سرکاری عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی تھی آپ کا نام غلام محمد تھا۔ آپ علم دوست تھے دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ آپ حضرت محمد عبداللہ خان کے صاحبزادے تھے۔ حضرت محمد عبداللہ خان صاحب نے 1901ء میں بیعت کی توفیق پائی اور حضرت غلام محمد نے 1891ء میں بیعت کی توفیق پائی۔

حضرت غلام محمد صاحب کا تعارف

خان بہادر غلام محمد بھیروی مرحوم جو قادیان میں غلام محمد گلگتی کے نام سے مشہور تھے گلگت، پسین، گوپس اور لداخ میں اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز رہے جو حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر 1891ء میں بیعت کر چکے تھے۔

(تاریخ احمدیت جموں و کشمیر از اسداللہ قریشی ص 208)

خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی کے آباؤاجداد بھیرہ کے تھے۔ بچپن میں یتیم ہوئے۔ سکول میں پڑھائی کے دوران تو رشتہ داروں نے چاہا کہ تھوڑا بہت کام کاج سے سیکھ لیں مگر انہیں پڑھنے کا شوق تھا۔ دریں اثناء رشتہ داروں کے سلوک سے خوش ہو کر بارہ مولا میں وطنی تعلق کی بناء پر حکیم خلیفہ نورالدین صاحب کے پاس پہنچے جو بھیرہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اس کا شوق دیکھتے ہوئے انہیں جموں کے ایک سکول میں داخل کرا دیا۔ ہوسٹل کے اخراجات خود ایک عرصہ تک ادا کرتے رہے۔ حضرت حکیم صاحب کشمیر سے واپس تشریف لائے تو انہیں مفتی محمد صادق صاحب کے سپرد کر دیا جو جموں میں مدرس تھے۔ پھر جب مفتی صاحب بھی واپس آگئے اور خان صاحب میٹرک میں تھے تو اخراجات نہ ہونے پر ہوسٹل والوں نے جواب دے دیا۔ انہوں نے جنگلوں اور جھونپڑیوں میں شدید تنگی سے گزارہ کیا۔ یہ زمانہ ان کے لئے مصائب کا زمانہ تھا۔ ان حالات میں میٹرک کر لیا نوکری کی درخواست دے رکھی تھی۔ ریاستی حکومت نے خزانچی کی حیثیت سے گلگت میں تعینات کیا۔ تنخواہ غالباً دس یا پندرہ روپے ماہوار تھی۔ اپنی پہلی تنخواہ میں سے کچھ رقم حضرت حکیم صاحب کی معرفت اپنی والدہ کو روانہ کی۔ حضرت حکیم صاحب نے جواباً بڑا تسلی والا اور دعاؤں سے بھرا خط لکھا۔ آخری جملے یہ تھے کہ ’’جب میں تمہاری رقم لے کر پہنچا تو تمہاری والدہ کا جنازہ گھر کے دروازوں سے نکل رہا تھا‘‘۔

28 دسمبر 1891ء میں آپ نے حضرت مفتی صاحب اور حضرت حکیم صاحب کی (دعوت الی اللہ) کے نتیجہ میں بیعت کر لی۔ شادی کے بعد اپنی اہلیہ

محترمہ خدیجہ بیگم کے ہمراہ قادیان گئے اور حضرت مسیح موعودکی زیارت کا شرف حاصل کیا۔خدیجہ بیگم کا کہنا ہے کہ میں حضور کا چہرہ دیکھ کر ہی آمادہ ہوگئی تھی کہ بیعت ضرور کرنی ہے۔اس کے بعد رشتہ داروں کی طرف سے شدید مخالف ہوئی لیکن مستقل مزاجی سے قائم رہیں اور انہیں (دعوت الی اللہ) بھی کرتی رہیں۔

خان صاحب گلگت میں پوری تندہی سے ملازمت کے فرائض بجالاتے رہے۔کہتے تھے کہ ایک مرتبہ کچھ رقم خزانے کی کم ہوگئی۔بڑے پریشان ہوئے اور دعا کی۔باہر نکلے تو اتنی ہی رقم گری ہوئی ملی۔حساب برابر کردیا۔گلگت میں ترقی کرتے پولیٹیکل اسسٹنٹ کے عہدے پر پہنچے۔اس سے اوپر کے تمام عہدے انگریزوں کے پاس ہوتے تھے۔اس دوران میں انہیں خان صاحب اور خان بہادر کے خطابات ملے۔

گلگت میں جماعت احمدیہ کی نماز باجماعت خان صاحب کے گھر پر ہوتی تھی۔اس وقت کشمیر میں جو کل دس پندرہ احمدی تھے ان میں غفار جو،غنی جو دو بھائی تاجر اور محمد جو درزی تھے۔یہ وہاں آکر نماز پڑھا کرتے۔ڈیوٹی کے بعد عملے کے جو لوگ ملاقات کرنے آتے خان صاحب انہیں بھی (دعوت الی اللہ) کرتے۔دسمبر کے مہینے میں سالانہ کھیلیں ہوتیں اور دربار لگا کرتا۔اس موقع پر میر ہنزہ، امیر نگر یاسین، گپس اور دیگر ریاستوں کے راجے آتے۔ان کے ٹھہرانے کا انتظام خان صاحب کے سپرد ہوتا جو وہ بہت احسن طور پر کرتے تھے اور خود بھی پولو بہت اچھا کھیلتے تھے۔گلگت کے قیام کے دوران یاسین کا راجہ یعنی مہتر یاسین گدی چھوڑ کر چترال چلا گیا اور مارا گیا۔برطانوی حکومت نے وہاں کا انتظام سنبھالنے کے لئے خان صاحب کو یاسین کا حکمران بنا کر وہاں بھیج دیا۔آپ عرصہ دو سال یاسین کے راجہ رہے اور یہاں شان وشوکت اور نہایت تمکنت سے حکومت کی۔ایک سابق راجہ عبدالرحمٰن کو جسے انگریزوں نے قید کر کے کشمیر بھیج دیا تھا۔قابل رحم سمجھ کر اس کی سفارش کی۔چنانچہ دو سال بعد اسے بحال کر کے خود گلگت آگئے۔اس لحاظ سے پہلے احمدی راجہ اغلباً خان صاحب تھے۔

گلگت اور یاسین میں آپ نے جو راج کیا اس میں حسب سابق دربار لگتا۔پہلے ہی کی طرح فیصلے کئے جاتے۔شکایتیں سنی جاتیں۔سفر ہوتے۔ایک قلعہ میں رہائش تھی۔

خان صاحب اور خان بہادر کے خطابات

جنوری 1918ء میں آپ کو گورنر جنرل آف انڈیا کی طرف سے آپ کی خاص خدمات کے صلے میں بوساطت ریذیڈنٹ کشمیر ''خان صاحب'' کا اور جنوری 1920ء میں ''خان بہادر'' کا خطاب ملا۔ سندات آپ کے خاندان کے پاس موجود ہیں۔

خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے آٹھ بیٹیاں اور تین بیٹے دیئے، بیٹیوں کی تربیت بھی لڑکوں کی طرح کی۔انہیں گھڑ سواری، بندوق زنی اور شکار میں ماہر کیا۔دربار میں لڑکوں کو بھی باقاعدہ جگہ دی۔جب کوئی فیصلہ سناتے تو بچوں کو بھی ساتھ رکھتے۔یاسین کے لوگ آپ سے بہت خوش تھے اور آپ کو اپنا مائی باپ کہتے۔آپ کے واپس آنے پر بہت دلگیر ہوئے۔پھوٹ پھوٹ کر روتے تھے۔راستہ روک کر کہنے لگے کہ ہم آپ کو نہیں جانے دیں گے۔اب ہمارا پُرسان حال کون ہوگا۔خان صاحب بھی آنکھوں سے آنسو پونچھتے جاتے اور ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے جاتے۔

یاسین سے واپسی پر آپ زیادہ عرصہ گلگت میں نہیں ٹھہرے۔پولیٹیکل اسسٹنٹ سے اوپر کے عہدے انگریزوں کے پاس تھے اور جو منشی آپ کے ماتحت تھا۔اس کا آپ کو خیال تھا کہ وہ بھی ترقی کرے۔اس لئے آپ نے اپنا تبادلہ لداخ میں بحیثیت سیٹلمنٹ کمشنر و چرس آفیسر کرالیا۔لداخ کا راستہ انتہائی دشوار گزار تھا۔وہاں کی زیادہ تر آبادی بدھ تھی۔آپ بدھ مذہب کے راہنماؤں یعنی لاموں کو اپنے ترجمان کے ذریعہ (دعوت الی اللہ) کیا کرتے۔علاقے کے دو بڑے غیر از جماعت تاجر محمد صدیق و محمد شریف صاحب بھی زیر (دعوت) رہے۔ڈاک دو تین ماہ میں پہنچتی۔اس کے باوجود جماعتی اخبارات رسائل اور کتب باقاعدگی سے منگواتے۔آپ کی (دعوت الی اللہ) کے جواب میں بودھ بھی اپنے تہواروں پر انہیں بلاتے اور خان صاحب اپنے تمام بچوں لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ جاتے۔(ان کے تہواروں میں زیادہ تر بدن پر رنگ لگا کر اور رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر رقص کرنا شامل ہوتا ہے) یہ اپنے بچوں کی تربیت کا خاموش ذریعہ تھا۔اس طرح بچوں میں (دینی) عبادات کی سنجیدگی اور وقار وعظمت کا احساس ہوتا ہے۔

ہمالہ کے اس حصے میں حضرت ابن مریم علیہ السلام کی آمد کے کئی نشان ملتے ہیں۔خان صاحب موصوف ایک دفعہ اپنے بچوں کو خاص طور پر وہ رستہ دکھانے لے گئے جہاں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں داخل ہوئے۔استفسار پر بتایا کہ یہ قیاس یہاں کے بزرگوں اور پرانی کتابوں کی بنیاد پر انہوں نے اخذ کیا ہے۔ینگ شنگ جو کہ لداخ اور لامہ کی سرحد ہے وہاں پر ایک بہت بڑا پتھر تھا جس پر عبرانی زبان کے کچھ الفاظ لکھے تھے۔خان صاحب نے وہاں کے فوٹو لے کر حضرت مفتی صاحب کو بھیجے تھے جو قبر مسیح کی تحقیقات پر مشتمل کتاب مرتب کر رہے تھے۔

لداخ میں چشمے کے کنارے ایک درخت ہے۔مشہور ہے کہ ایک اوتار نے پتھر پر بیٹھ کر اس جگہ منہ دھویا اور مسواک کر کے مسواک کو یہیں دبا دیا جو اُگ آئی۔مقامی لوگ اس اوتار کا نام مریاں ٹھگو یعنی مریاں کا بیٹا بتاتے ہیں اور اس درخت کو متبرک سمجھ کر اس کا احترام کرتے ہیں۔ہمیں (بدھ مذہب کی خانقاہ کے) لامہ نے ایک بہت ہی پرانی کتاب جو عبرانی زبان میں تھی خان صاحب کو دی تھی۔کہا جاتا تھا کہ کوئی اوتار یہاں سے گزرے تھے یہ ان کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی ہے۔اس کتاب سے کشمیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد سے متعلق اہم معلومات ملنے کے امکانات تھے مگر افسوس ہے کہ کسی نے یہ کتاب دیکھنے کے بہانے لے لی اور پھر واپس نہیں کی۔

خان صاحب کے خاندان کے علاوہ لداخ میں احمدی کوئی نہیں تھا۔ایک مرتبہ کسی انگریز افسر کے ساتھ ایک احمدی منشی بھی آئے۔خان صاحب سے مل کر بہت خوش ہوئے اور نماز جمعہ باقاعدہ ادا کی۔سیرت النبیؐ کے سالانہ جلسے ہوئے جن میں ہر مذہب کے لوگ شریک ہوتے۔ایسے ہی ایک جلسے میں ایک ہندو تحصیلدار امرناتھ صاحب نے آنحضورﷺ کی شان میں ایک نظم بھی سنائی۔دینی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت عزت عطا فرمائی اور دنیوی لحاظ سے بھی وجاہت دی۔سنایا کرتے تھے کہ میں قادیان میں حضرت مسیح موعود کے پاس گیا۔وہاں چند دن ٹھہر کر حضور سے اجازت چاہی۔لیکن حضور نے اور ٹھہرنے کے لئے فرمایا۔چند دن ٹھہر کر پھر اجازت مانگی تو حضور نے فرمایا کہ ابھی اور ٹھہریں۔خان صاحب کہتے کہ اس قیام کے دوران میں کثرت سے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃً ...... پڑھا کرتا تھا۔رات کو خواب میں دیکھا کہ میری دعا پوری ہوگئی اور زبان پر جاری ہوا۔اقبلت اس کے بعد آپ نے تیسری مرتبہ حضور سے جانے کی اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا کہ ہاں اب اجازت ہے۔اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا ہر رنگ میں پوری فرمائی۔

آپ نہایت بارعب اور صاحب عزم و وقار شخصیت تھے اور مشکلات کا مقابلہ کرتے تھے۔آپ کے قریبی دوستوں میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی عبیداللہ صاحب سنوری تھے۔جلسہ کے موقع پر ایک دفعہ قادیان آئے اور جلسہ گاہ میں گیلری پر عاجزی سے بیٹھے۔حالانکہ دنیاوی لحاظ سے ایک ایسے عہدے پر فائز تھے کہ جن کو اپنے علاقہ کے بڑے بڑے راجے اور امراء آگے بڑھ بڑھ کر اپنے رومال پیش کرتے کہ وہ ہاتھ صاف کریں۔اس میں وہ خوشی محسوس کرتے۔پنشن کے بعد آپ نے قادیان میں گلگت ہاؤس، لداخ ہاؤس اور یاسین ہاؤس تین مکان بنوائے۔جب ملازمت سے آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے اور تحفوں کے علاوہ ایک گھوڑا بھی لائے۔یہاں حضور کو پہلے ہی خواب میں دکھایا گیا کہ تمہارے لئے کوئی شخص گھوڑا لا رہا ہے۔جس پر حضرت میاں بشیر احمد صاحب بہتر سواری کر سکیں گے۔

بہت علم دوست تھے۔ہر شہر میں جہاں آپ رہے ذاتی خرچ پر بنوائی ہوئی بڑی بڑی لائبریریاں چھوڑیں۔کشمیر سے گلگت اور لداخ تک جتنے پڑاؤ آتے، ڈاک بنگلوں میں احمدیت سے متعلق کتب اور رسائل رکھواتے جاتے۔آخر بھیرہ میں 1957ء میں وفات پاگئے۔چونکہ موصی تھے اس لئے آپ کی نعش ربوہ لائی گئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

(تاریخ احمدیت جموں وکشمیر)

☆............☆............☆

مکرم مدثر احمد نقاش صاحب صدر انصار اللہ فن لینڈ

پہلی علمی ریلی (آن لائن)

مجلس انصار اللہ فن لینڈ

اللہ تعالیٰ کے محض فضل واحسان سے 2 مئی 2014ء مجلس انصار اللہ فن لینڈ کی پہلی علمی ریلی کا انعقاد ہوا، جس میں انٹرنیٹ گروپ ویڈیو کال کے ذریعے فن لینڈ کے پانچ مختلف شہروں جن میں Helsinki,Pori,Tampere,Mikkeli,and Rovaniemi سے انصار ودیگر جماعتی مہمانوں نے بھی شرکت فرمائی۔

مذکورہ دن کا آغاز تمام انصار ممبران نے اپنے اپنے گھروں میں نماز تہجد سے کیا، آن لائن پروگرام کے لیے خاکسار کے زیر نگرانی کنٹرول روم وسٹیج ریلی Mikkeli شہر میں بنایا گیا جہاں سے نماز جمعہ کے بعد 4:45 بجے شام کو تمام سنٹرز سے آن لائن کال کی آڈیو اور ویڈیو کوالٹی چیک کرنے کے بعد 5:00 بجے باقاعدہ پروگرام کا آغاز ہوا۔

سب سے قبل شمالی فن لینڈ کے ایک دور دراز شہر Rovaniemi سے مکرم عبداللہ خان صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم کی، اس کے بعد خاکسار کے ہمراہ سب نے کھڑے ہو کر انصار اللہ کا عہد دہرایا، بعد ازاں جنوب مغرب میں واقع شہر Pori سے مکرم حبیب اللہ غالب صاحب نے منظوم کلام پڑھا، اس کے بعد خاکسار نے مجلس انصار اللہ فن لینڈ نیشنل عاملہ مجلس اور مہمانانِ گرام کا مختصر تعارف کروایا نیز علمی مقابلہ جات کے قواعد وضوابط پڑھ کر سنائے گئے، مقابلہ جات میں جج صاحبان کے فرائض سویڈن کے مشنری انچارج جناب آغا یحییٰ خان صاحب اور جماعت احمدیہ فن لینڈ کے نیشنل صدر جناب حافظ عطاالغالب صاحب نے ادا کئے، اس علمی ریلی میں مقابلہ تلاوتِ قرآنِ کریم، مقابلہ نظم، مقابلہ نداء اور مقابلہ تقریر شامل تھے جن کے آخر میں جج صاحبان نے اول، دوئم اور سوئم آنے والے ناموں کا اعلان کیا، اس کے بعد مہمانِ خصوصی مکرم آغا یحییٰ خان صاحب نے انصار اللہ کی ذمہ داریاں بیان فرمائیں اور اختتامی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل واحسان سے مجلس انصار اللہ فن لینڈ کی پہلی علمی ریلی نہایت کامیاب رہی جس میں 38 احباب جماعت نے بذریعہ انٹرنیٹ ویڈیو گروپ کال میں یوں شرکت فرمائی کہ زمینی تمام فاصلوں کی دوریاں قربت میں سمٹ کر رہ گئیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ فن لینڈ کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور جماعت کا قدم فن لینڈ میں ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا رہے۔آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ طاہرہ لطیف صاحبہ زوجہ مکرم لطیف احمد طاہر صاحب گلشن راوی شیزان لاہور مورخہ 4 ستمبر 2014ء کو رات 9 بجے شیخ زید ہسپتال میں بعمر 56 سال انتقال کر گئیں۔ مرحومہ ایک عرصہ سے بعارضہ خرابی گردے بیمار تھیں اور دوسرے تیسرے روز ڈائیلیسز کروا رہی تھیں چند روز قبل نمونیہ کا حملہ ہوا۔ جس سے جانبر نہ ہوسکیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے 6 ستمبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں، مالی قربانی کرنے والی خوش اطوار، نیک طینت اور ہمسایوں سے بہت عمدہ سلوک کرنے والی خاتون تھیں، اپنے پانچ بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے علاوہ محلّہ کے اپنے پرائے سب بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی تھیں متعدد بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھایا جن میں سے خاصی تعداد غیراز جماعت بچوں کی تھی۔ اپنے حلقہ گلشن راوی لاہور میں سیکرٹری تربیت وسیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ کی توفیق پائی۔ آپ مکرم عبدالمنان صاحب ولد حضرت مولوی غلام رسول صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور مکرم حافظ عبدالکریم صاحب کی نواسی تھیں۔ مرحومہ نے تین بیٹیاں مکرمہ رشیدہ فائزہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب ناظم اطفال ضلع لاہور، مکرمہ شمائلہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم عدیل اختر صاحب لاہور، مکرمہ نائلہ لطیف صاحبہ، دو بیٹے مکرم آصف احمد صاحب حال مقیم لتھوانیہ اور مکرم وقاص احمد صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ صادقہ خالد یوسف صاحبہ
ترکہ مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب)

مکرمہ صادقہ خالد یوسف صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب وفات پا گئے ہیں ان کا پراویڈنٹ فنڈ مبلغ =/54,004 روپے دفتر پراویڈنٹ فنڈ میں موجود ہے۔ لہٰذا یہ رقم مجھے ادا کردی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ صادقہ خالد یوسف صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ ادیبہ یوسف صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم ایان احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ ایمان خالد صاحبہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ملیریا سے بچاؤ

آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اوران کو فوری طور پر خالی کردیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لاہور میں ہیں۔ روزنامہ الفضل کے بارے میں معلومات چندہ الفضل اور اشتہارات وبقایاجات کی ادائیگی اور اخبار نہ ملنے کی شکایات کے سلسلہ میں اس نمبر پر: 0334-4041975 رابطہ فرماویں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

آغا خان یونیورسٹی کے سالانہ امتحان 2014ء میں ربوہ کے طلبہ کا اعزاز

آغا خان یونیورسٹی مئی 2014ء کے امتحانات میں مختلف مضامین میں ٹاپ کرنے والے طلبہ کے نتیجہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق تمام پاکستان کو دو ریجن میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا ریجن صوبہ سندھ کے تمام سکولز پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسرا ریجن صوبہ پنجاب، خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان کے سکولز شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے درج ذیل طلبہ نے اپنے ریجن، میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ گزشتہ سال ربوہ کے 21 طلباء نے یہ اعزاز حاصل کیا تھا۔ امسال 35 طلباء اس اعزاز کے حقدار قرار پائے ہیں۔ (ناظر تعلیم)

کلاس	مضمون	نام طالب علم	سکول
نہم	انگلش	مقدس علوی	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
	پاکستان سٹڈیز	حزیرۃ القدس	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
	فزکس	علیزہ مصطفیٰ	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
	ریاضی	حزقیل خالد خان*	نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سکول
		ملیحہ حارث	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
		یمنا میشا	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
		امارہ ہدیٰ	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
		عظمیٰ درثمین	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
		فرہاد اصغر بٹر	نصرت جہاں اکیڈمی بوائز
	کیمسٹری	عظمیٰ درثمین	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
		امارہ ہدیٰ	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
		مقدس علوی	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
	بیالوجی	عظمیٰ درثمین	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
	کمپیوٹر سائنس	ماہین طارق	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
		دردانہ احمد	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
دہم	انگلش	ملیحہ احمد عیشاء	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز
	اردو	عاصمہ فرحت	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
دہم	اسلامیات	گل ناز ناصر	بیوت الحمد گرلز ہائی سکول
	فزکس	امصار حسین	نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سکول
	ریاضی	کنزا یوسف	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
	کیمسٹری	ملیحہ احمد عیشاء	نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ہائی سکول
	بیالوجی	اُجالا توصیف	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
فرسٹ ایئر	انگلش	جاہز احمد خان	نصرت جہاں اکیڈمی بوائز کالج
	اُردو	محیرہ طوبیٰ	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
	ریاضی	ملیحہ شفیق	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
	بیالوجی	سدرہ قریشی	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
	کمپیوٹر سائنس	سیدہ امۃ الحلیم عامرہ	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
	بیالوجی	سدرہ قریشی	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
سیکنڈ ایئر	اُردو	عتیقہ شاہد	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
		درثمین ماجد	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
	اسلامیات	مریم صدیقہ	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
		مصفرہ اعجاز	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
		عتیقہ شاہد	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
		ندا الوحید	مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول
	فزکس	صمیم الرحمٰن احمد	نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج

*ایک مضمون میں ایک سے زیادہ ٹاپ کرنے والے طلباء کے نمبر برابر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان طلبہ اور سکولز کو یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں سے نوازے۔ (آمین)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

18 ستمبر2014ء

1:30 am	دینی وفقہی مسائل
	کڈز ٹائم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ12 ستمبر2014ء
	انتخاب سخن
5:05 am	عالمی خبریں
	تلاوت قرآن کریم
	الترتیل
6:20 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ آسٹریلیا
	دینی وفقہی مسائل
8:00 am	میدان عمل کی کہانی
	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
	یسرنا القرآن
12:05 pm	وقف نو اجتماع
	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو مذاکرہ
	تلاوت قرآن کریم
	یسرنا القرآن
6:05 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
	خطبہ جمعہ فرمودہ12 ستمبر2014ء
8:10 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
8:55 pm	Persian Service
	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن
	عالمی خبریں
11:25 pm	وقف نو اجتماع

19 ستمبر2014ء

5:05 am	عالمی خبریں
6:05 am	یسرنا القرآن
6:35 am	وقف نو اجتماع26 فروری2011ء
7:35 am	جاپانی سروس
8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس4 نومبر1997ء
9:10 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:10 pm	حضور انور کا خطاب برموقع پیس کانفرنس2011ء
12:50 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:45 pm	تلاوت قرآن کریم
7:00 pm	یسرنا القرآن
8:40 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ19 ستمبر2014ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:20 pm	پیس کانفرنس2011ء

20 ستمبر2014ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ19 ستمبر2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:25 am	پیس کانفرنس2011ء
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ19 ستمبر2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
1100 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ آسٹریلیا6 اکتوبر2013ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ19 ستمبر2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIve
10:30 pm	الترتیل
11:25 pm	جلسہ سالانہ آسٹریلیا

حالیہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں جماعت احمدیہ کے فلڈ ریلیف کیمپس

دریائے چناب میں آنے والا حالیہ سیلابی ریلا ربوہ اور چنیوٹ کے گردونواح کے بیسیوں دیہات میں تباہی مچانے کے بعد تیزی سے ہیڈ تریموں کی طرف بڑھ رہا ہے۔تاہم ربوہ کے ماحول سے پانی اترنا شروع ہوگیا ہے۔جماعت احمدیہ کی طرف سے تین فلڈ ریلیف کیمپس لگائے گئے ہیں۔بہشتی مقبرہ کے مشرقی جانب لگایا گیا کیمپ مجلس انصاراللہ کے زیر انتظام ہے۔دارالفضل اور طاہر آباد میں موجود دو کیمپس مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ہیں۔ان کیمپوں میں میڈیکل اور طعام کی سہولیات موجود ہیں۔فضل عمر ہسپتال اور کئی ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کے تعاون سے سیلاب سے متاثرہ مریضوں کا علاج جاری ہے اور ہمہ وقت کھانا مہیا کیا گیا ہے۔تینوں کیمپس خدا تعالیٰ کے فضل سے 24 گھنٹے کام کر رہے ہیں اور سیلاب زدگان کی امداد میں کوشاں ہیں۔جن نشیبی علاقوں میں ابھی پانی موجود ہے اور بعض احمدی و دیگر گھرانے وہاں پناہ لینے پر مجبور ہیں ان کو کشتیوں اور دیگر ذرائع سے کھانا اور علاج فراہم کیا جا رہا ہے۔صوبہ کے دیگر علاقوں میں جہاں جہاں احمدی متاثر ہوئے ہیں وہاں خاص طور پر اور دیگر علاقوں میں عمومی طور پر امداد کا سلسلہ جاری ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11 ستمبر

طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:47
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:23

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 ستمبر2014ء

7:45 am	دینی وفقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے2014ء
11:20 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے2014ء

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل:0301-7961600
0321-7961600
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر:6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

سیل سیل سیل
مورخہ 10 ستمبر سے
سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
سکول وکالج شوز پر سیل جاری
مس کولیکشن شوز ربوہ

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

سیل سیل سیل
باٹا کی تمام نئی و پرانی ورائٹی پر سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
باٹا شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

PE
پاکستان الیکٹروانجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی،وی،سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر:042-37247741, 0333-4107060, 0300-4280871